

ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بجالانے والا اکیلا اخبار
رجسٹر ایل نمبر

مقاصد

ضوابط

- (۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت بیان
- (۲) آریوں اور عیسائیوں کے حلوں اسلام کو
- (۳) الامات کی گردوغبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
- (۴) حضرت بادشاہک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا
- (۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی

یہ خبریں لکھنے والے ہیں

قادیان دارالامان سنگھ

چند سالانہ عوامی جلسہ
ششماہی غیر اہل
امتیازی قیمت

ایسے حضرات کے اسماء گرامی اخبار
کے سرپرستوں کی فہرست میں لکھے
جائیں گے جو کچھ دیں وہ عطیہ تصور ہوگا

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۷ء

جلد ۱ ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان ! نمبر

دی ہے۔ اور یہ ثابت کر نیکی کے گورونامک جی ہمارے
مسلمان تھے۔ بہت سے خلوک لکھے ہیں۔ اب ہر
ہر بانی یہ لکھ کر بھیجیں کہ ”ہوئے مسلم دین ہمارے
مرن جیون کا بھرم چکانے“، کس محلہ میں ہے۔
اور کس راگ میں۔ اسی طرح سے ”کل پردان کتیب
قرآن۔ پوتھی پنڈت رہے پران“ اور ”بے نمازا
کتیا ایہ نہ بھلی ریت۔ کدی چل نہ آویں بچے وقت
میت“۔ سری گورو گرنتھ صاحب جی میں سے
صفحہ بتانے کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ مختلف جلیا
ہیں۔ صرف یہی لکھ بھیجیں۔ کہ کون راگ اور کون سے
محلے میں ہے۔ ضرور لکھ کر بھیجیں۔ کیونکہ اگر ہمارے
گورو جی اسلام کے پابند تھے۔ تو ان کے چیلوں کو
بھی اُسکا پابند ہونا چاہیے۔
نور۔ سردار لونٹ سنگھ صاحب کو علیحدہ خط میں
بھی جو ابدیالگ ہے۔ مگر عام فائدہ کے لیے ابھی بھی
مختصر جواب عرض کرتا ہوں۔ ”ہوئے مسلم دین ہمارے
مرن جیون کا بھرم چکانے“ یہ خلوک راگ۔ ساچھ

نور۔ سردار صاحب آپ نے درست فرمایا کہ نزدیک
رہنے والے لوگ امام وقت کی فیض سے بوجہ بغض
حد بے نصیب رہتے ہیں۔ گورو ہر گوبند صاحب
اور رام رائے کی مثال اس امر کو کماحقہ
واضح کرتی ہے۔ باقی ہمارے دل میں تو قادیان کے
غیر احمدیوں کے جلسہ کی اتنی تھی پرواہ نہیں ہے جتنی
کہ ایک جٹالیہ کو اپنے ٹوٹے ہوئے پتھر جو قی
کی پرواہ ہوتی ہے بلکہ ایک رنگ میں ہم ان لوگوں
کے مشکور ہوں کہ جہاں ہمارے دوستوں کو شکار کے
لئے نود دراز مسافت کی زحمت اٹھانی پڑتی تھی
یہ لوگ ہمارے شکار کو ہمارے سامنے لا کر رکھتے

ایک اور سکھ سردار کا خط کہ
”میں مسلمان ہوں“
”اگر ہوا ہوتا مسلمان تو میں بھی ناپاچا
متعلم ایف۔ اے کلاس لکھتے ہیں۔“ جناب ایڈیٹر
صاحب۔ تسلیم۔ آپ کے ایک پرچہ میں مینے یہ پڑھا ہے
کہ اپنے موضع سکھوں میں سکھوں کو شکست فاش

نمبر

قادیان میں غیر احمدیوں کے
جلسہ کے متعلق ایک سکھ سردار کا خط

عزیز بھائی۔ آج مطالعہ سے فریق ثانی کا اخبار گذرا۔
جس میں مقدس موقع قادیان میں غیر احمدیوں کی طرف
جلسہ منعقد کرنا اشتہار دیا گیا تھا۔ پہلے تو مجھے حیرت
ہوئی۔ لیکن پھر ضمیر نے رہبری کی کہ حیران ہونے کی کوئی
وجہ نہیں ہے۔ قدرت میں۔ اتنی سی اس قسم کی مثالیں
ملتی ہیں کہ امام وقت کے قریب رہنے والے بغض
تعصب کی وجہ سے نور ہدایت سے فیضیاب ہوئے
سے تہید دست رہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت حاجی المین
شریفین صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد خلیفہ المسیح
کی خدمت میں سلام عرض ہو۔ امید ہے کہ میں بشرط
زندگی سالانہ جلسہ پر آپ کا نیاز حاصل کر دوں گا۔
بھگوان سنگھ خیریدار اخبار نور

مولا پہلا اور اگر صفحہ دیکھنا ہو تو گزشتہ صاحب جھوٹا ساڑھ صفحہ ۱۳۱ اذکل پر وہاں کتب قرآن - پوتھی پنڈت رہے پران "رام کلی کی وار جھلا پہلا اور اگر صفحہ مطلوب ہو تو گزشتہ صاحب جھوٹا ساڑھ صفحہ ۸۲۲ - اور "بے نازا کتیا ایہ نہ بھلی ریت کہ سی چل نہ آئوں پنچے وقت میت" یہ شلوک فرید - گزشتہ صاحب جھوٹا ساڑھ صفحہ ۱۲۷ - ایک علاوہ گزشتہ صاحب میں حضرت بادا ناناک جتہ اللہ علیہ کے اسلام کے متعلق بے شمار شلوک ہیں جو سوانحی بادا ناناک جتہ اللہ علیہ میں دیئے گئے ہیں۔ ایک سوانحی سردار صاحب کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔ دعا اور دل سے دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ میری سچی قبول فرماوے دوست بھی دعا فرما دیں۔

ایک آریہ بھائی کا خط | جناب اکرستہ سنگھ صاحب مقام مظفر آباد

..... سے لکھتے ہیں :- مکرھی جناب شیخ محمد یوسف صاحب تسلیم مزوج مبارک عرض ہے کہ میں نے آپ کا ارسلانہ پہنچا دیا دوستی تحریر شدہ مضامین کئی اصحاب کے پاس دیکھے ہیں۔ حال ہی میں ایک پہنچا دیا اور دستی تحریر کردہ مضمون مہر و ملا صاحب چودھری نول سنگھ جی کے نام بھی موصول ہوا ہے جس کو انہوں نے تو نہیں لیکن میں نے فوراً سے پڑھا ہے ایک طبع شدہ مضمون بہ عنوان "ویدک دم میں نجات دہکتی" بہ ممکن ہے "آپ کے قلم گوہر رقم تحریر کردہ دیکھنے میں آیا۔ ایک مضمون "تربیت شاخ دیوم قیامت کی تائید اور اسکے تسلیم کرنے کے فوائد دیکھنے میں آیا۔ تیسرا مضمون طبع شدہ بہ عنوان "مزدہ خدا کے زبردست نشان" حال ہی میں دیکھنے اور غور کرنے میں آیا ہوں جس عنایت سے جناب نے یہ کاغذ روانہ فرمائی ہیں اسکے لئے آپ ہماری طرف مبارکباد کے مستحق ہیں جو مضامین آپ دستی تحریر فرما کر بھیج رہے ہیں ان سے آپ کی غرض معلوم نہیں ہوتی کہ کیا ہے کیا جانے یہ مضامین بالخصوص ہمارے لیے تحریر فرمائی ہیں۔ اگر ایسا ہو تو ہم آپ کی اس تکلیف

نہایت مشکور ہیں۔ خصوصاً ایسے کہ جس مذہب کا نور و جس سے آپ کو روحانی راحت میسر آئی ہے اس کا پیغام ہم تک پہنچانے اور دست مبارک کی تحریریں بھیج کر اپنے سچے پریم اور شوق مذہب کا ثبوت دیتے ہیں۔ اگر یہ مضامین اخبار میں چھپوانے کی غرض سے کسی وقت لکھے گئے ہیں اور آپ اپنے ہماری طرف بھیجے ہیں تو بھی ہم آپ کے دل سے مشکور ہیں۔

غیر احمدیوں کے متعلق | ایک غیر احمدی دوست جو فی الحال اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں فرماتے لکھتے ہیں :-

..... مسلم پر نہیں۔ اصل ملک کے عہد اور مسلمانوں کے خصوصاً ان کے ضروری مفاد کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمان کوئی ایک خاص فرقہ نہیں ہے۔ بلکہ ایسی کسی ایک فرقے شامل ہیں اور وہ سب کے سب فرقے بعض اختلاف باعث گو ایک دوست کو کچا مسلمان یا غیر مسلمان کہتے ہیں لیکن تمدن کے لحاظ سے صرف اس اصول کی بنیاد اس سب کا اعتقاد کہ اللہ اکبر اللہ محمد رسول اللہ پر ہے "مسلمان" پکارے جاتے ہیں اور سرکار عالیہ بھی سرکاری کاؤ بار میں اسی نظر سے ان سب فرقوں کو مسلمان سمجھتی ہے۔ ایک محبت قوم کا مہر ہے جو اس نے خلیفہ عماد الدین صاحب مرحوم انسپکٹر مدارس انبالہ کی وفات پر لکھا۔ اور جس میں مسلم قوم کا روزگار دیا گیا تھا اور انکی فکری ترقی دو اخباروں میں بھیجئے گئے میرے سپرد ہوا تھا۔ ایسی قوم کے حال زار کا خاکہ لکھنے کو اور اسکے برگزیدگان رحلت یافتہ کی یاد دلا کر قوم کو ترقی کے لیے گرمایا گیا تھا۔ مورخہ ۲۶ - ستمبر ۱۹۱۷ء کے روزانہ میں اخبار نے سرے سے اس مہر کا فلاح ہی چھاپا۔ اور سراج الاخبار جسکے مورخہ ۸ - اکتوبر نے سالم مہر شائع کیا۔ مہر مذکور میں ایک یہ شعر مصنف نے لکھا تھا۔

داغ سازا سر کہاں ہے اور آصف جاہ سا لکھنوی نے دہلوی نے نور دین قادیان لکھنوی دہلوی سے مراد وہ برگزیدگان قوم جنہوں

قوم کی اصلاح کی۔ وہ کوئی لکھنوی تھے یا دہلوی تھے یا قادیان کے نور دین تھے ان وہ کہاں ہیں۔ گویا مصنف نے برگزیدگان قوم میں نور دین قادیان کو بھی شامل کیا تھا مگر دونوں اخبار نور دین قادیان کو صاف اڑا گئے اور سیکے نام لکھے ہمارے مسلم پر نہیں۔ گزشتہ کے مشترک عمارتیں تنگدلی ہو کر کام نہیں لینا چاہیے تھے ہمیں حضرت نور دین صاحب کے عقیدے کی یہاں مطلب تھا عیسا کہ سر سید ذاتی عقائد سے انکو جو ہر تمدن کو فراموش نہیں کر سکتے حکیم نور دین صاحب واقعی برگزیدگان قوم میں سے تھے جنہوں نے سوا لاکھ کتب مختلف علوم کا مطالعہ کیا تھا فارسی۔ عربی۔ حکمت اور فلسفہ میں علامہ تھے۔ بلاد اسلامیہ کے سیاح بھی تھے۔ اور غیر مذہب کے ہاتھوں جو مردہ مسلمانوں کے مذہب کی گت ہو رہی تھی۔ اور نعوذ باللہ سرے سے اسلام ہی کو باطل ثابت کرنے کی سعی کی جاتی تھیں انکے دندان شکن جواب دیکر حکیم صاحب موصوف ہی نے تو پھر اسلام میں جان ڈالی تھی۔ اگر اور نہیں تو گویا اس عام شہری جو ہر کی کوئی قدر نہیں اس قدر و منزلت سے حکیم نور دین صاحب کیا برگزیدگان قوم میں شامل نہیں۔ انکی یاد اور حرمت کیا اخلاقی فطرت کے لحاظ سے عام مسلمانوں پر فرض نہیں؟ آہ ہمارا شیرازہ باہم ہی ابھرا ہوا ہے۔ غیر مذہب کا رونا کیا۔

من از بیگانگان ہرگز نہ مانع کہ باہم ہرچہ کرداں آشتا کرد اہل ہندو کوئی کام اپنی قوم پرستی یا مسلمانوں کی ضد سے پرطاش آئیز کر جائیں مگر انکی ظاہر داری قابل تعریف ہے جہاں تک انکے بچے طلباء و عوام کا مقابلہ مسلمانان سکولوں میں بہت مستوجب ہوتے ہیں انکے افراد اپنے دشمن سے بھی تمدن سے مؤدبانہ پیش آتے ہیں۔ ہندوؤں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ غیر ہندو افراد کا لحاظ کرتے ہیں۔ لیکن یہ کمی اگر ہے تو مسلم قوم میں ہے جب تک تمدن کی مشترکہ مدعا میں مسلم فرقوں کے اندرونی کشمکش کو نظر انداز کر کے

..... لکھنوی نے دہلوی نے نور دین قادیان لکھنوی دہلوی سے مراد وہ برگزیدگان قوم جنہوں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اخبار نور قادیان

مورخہ ۱۷ - نومبر ۱۹۱۷ء

یادگیری تحریری و فائیری

ہم ہر ایک نور کے خیر خواہ ہیں ہر شفا دہی کے لئے
کہ وہ اس مضمون کو ایک خوشنود سے لیکر خیر تک
لے کر پڑھیں

اپنے پہلو میں درد مند دل رکھنے والے اس امر سے واقف
نہیں ہیں کہ فی زمانہ تبلیغ اسلام کی کس قدر ضرورت ہے۔
غیر ہریان جس بے دردی و تندی سے اسلام پر حملہ آور ہو رہے
ہیں وہ انظر من الشمس ہے۔ جاؤ ذرا راجپوتانہ میں جا کر
دیکھو کہ کس قدر کالہ الا اللہ اللہ محمد رسول اللہ
کننے والوں نے اس کلمہ طیبہ سے منہ پھیر کر جتنیوں میں
ادب چوٹی رکھ لی وہ زبان کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
میں رطب اللسان تھی۔ ہائے وہی زمان آج جنس اور چوٹی
لکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تیز توار کی طرح
چل رہی ہے۔ دوسری طرف عیسائی پادریوں کو جس قدر
مسلمانوں کو اپنے دائرہ اقتدار میں لانے میں کامیابی ہوئی
ہے وہ ایک کھلی ہوئی بات ہے۔ ہندوستان میں اچوت
اقوام کے بعد مسیحی صاحبان کی تعداد کو اگر کسی قوم نے بڑھایا
تو وہ مسلمان ہی ہیں غرضیکہ وہ کونسی طرف ہے جس طرف
اسلام پر لگاتار اور تابڑ توڑ حملے نہیں ہو رہے۔ جب ہم دیکھیں
اور سنیں خیر واقعات سنیں ہیں کہ آج فلاں جگہ اسلام
نے کلمہ طیبہ سے منہ پھیر پتسمہ لے لیا اور اس قدر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لپٹاؤں لے لے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے روگردانی اختیار کر کے جنسوں میں لے لے اور
اوجھٹی لکھ لی تو مارے دہشت کے ہمارے ہونگے کھڑے
ہو جاتے ہیں اور تمام بدن میں لرزہ چھڑ جاتا ہے۔ ایک

طرف جب ہم اپنے بزرگان اسلام کے نمونوں کو دیکھتے
ہیں کہ جنہوں نے اپنی سعی و تبلیغ سے رأیت الناس
یسا خلون فی دین اللہ افواج کو پورا کر دکھایا مگر
دوسری طرف ہم اپنی بے پرواہی اور سستی اور حد سے
بڑھی ہوئی غفلت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمارا چہن بزرگان
اسلام کی ادواج کے لئے سخت تکلیف دہ ہے۔

آہ ہم قیامت کے روز اپنے واجب الاحترام بزرگان
اسلام کو کیوں منہ دکھائیں گے کہ وہ اسلام کا اسلام
ہوا باغ۔ جسکی آبپاشی آپ کے خونوں سے ہوئی تھی۔ اور
آپ کے خونوں کی آبیاری سے جسکی جڑیں پاتال تک پہنچی تھیں۔
مگر ہم ایسے کپوت پیدا ہوئے کہ اپنے ہاتھوں
ایسے اہلما تے ہوئے بلوغ کی چڑوں پر تبر رکھ کر اس کو
ایسا تباہ ویران کیا۔ کہ آج اسکی صورت ایسی بھیا نک
اور ڈراؤنی بن گئی کہ لوگ اس کے نام سے کانوں پر ہاتھ
دھرتے ہیں اور ہر ایک کی انگلی اس پر اٹھتی ہے غرضیکہ
ایسے پر آشوب وقت میں جب غیر ادیان کی طرف سے
پے در پے اسلام پر حملات ہو رہے تھے۔ ان ناروا حملوں
نے میرے منہ خون میں بھی حرارت پیدا کر دی اور
غیر ادیان کے حملات کو روکنے اور انہیں اتمام حجت
کرنے کے لئے تو کل علی اللہ نور کو جاری کیا گیا۔ اور
آپ کا خادم ایڈیٹر نور صرف ان حملوں کو روکنے کے
لئے آہنی ڈھال اور تیز تلوار ثابت ہوا۔ بلکہ مخالفین کو
بجائے اسلام پر حملہ آور ہونے کے اپنے گھر کی پرگنی اس سے
پہلے میدان مناظرہ میں عموماً مسلمانوں کا پہلو ڈیفنس
ادواج اور اپنے بچاؤ کے لئے ہی ہوتا کرتا تھا۔ مگر
خاکسار ایڈیٹر نور نے میدان مناظرہ میں یہی نہی طرح ڈالی کہ
محض ڈیفنس پر ہی مدار نہیں رکھنا چاہیے بلکہ آفینس اور
مخالف کے مذہب کی کمزوریوں پر بھی روشنی ڈالنی
چاہیے تاکہ مخالف اپنے مذہب سے بھی آگاہ ہو۔ اور
بھائے دوسروں کی آنکھ کا نہکا دیکھنے کے اپنی آنکھ
کے شہتیر بھی نظر کرے

بفضل از دی نور نے اس بیڑا کو اس غلوں قلب
اور صدق نیت سے اٹھایا کہ تمام دشمن اور دوست اس امر
کے معترف ہیں کہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور

آریوں تبلیغ اسلام اہم پہلو کو سبب الانیوالا صرف نور ہی
ایک اکیلے پرچہ ہے۔ چنانچہ ان بے شمار شہادتوں
میں سے جن کا دوست اور دشمن یکساں اعتراف کرتے
ہیں چند ایک ہرینہ ناظرین کی جاتی ہیں :-

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی گواہی | حضرت خلیفۃ المسیح اول جی
خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے متعلق | میں سب زیادہ اہل اثر اور
خدا داد فرستے ہیں۔ سید ہرینہ ناظرین۔ اور سچ تو یہ ہے کہ امام وقت
بڑھ کر بھلا اور کس کا قیافہ اور شناخت زبردست ہو سکتی ہے
یہی تو وجہ ہے کہ خداوند تعالیٰ جس سے بڑھ کر اور کوئی بھی
نہیں ہے وہ مخلوق اللہ پر ایسے امام کو متعین فرماتا ہے کہ اس وقت کی
مخلوق میں اس امام کی بصیرت اور فراست کسی اور کی بصیرت یا فراست
کھا سکتی حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے بارہا اپنی درویشی و فطانت
”یسا تموں کیلئے مفتی محمد صادق ایک آدمی اور سکھوں اور آریوں
کے لئے محمد یوسف ایک آدمی ملا ہے“

جناب مولوی غلام محمد صاحب جو ایک درویش صفت
اور مخلص احمدی اور خدا کے پیارے بھگت ہیں پچھتر مولوی نور الدین
صاحب خلیفہ اول کے سب سے زیادہ پیارے شاگرد تھے جنہوں نے
حضرت خلیفہ اول کی صحبت صالحہ سے زیادہ استفادہ ہونیکا قوت
ملا وہ فرماتے ہیں :-

دو حضرت خلیفۃ المسیح اول استاد المکرم مولوی نور الدین صاحب
رضی اللہ عنہ۔ نے کئی بار فرمایا کہ شیخ محمد یوسف صاحب ڈیڑ نور
سکھوں کے مقابل میں ایک ہی آدمی ملا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب
کو لکھا کہ اچھی میں انکے ساتھ کسی اور آدمی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں
ہو ناں اللہ ہی کافی ہیں مفتی محمد صادق جس طرح مسیحی مذہب
کیلئے ہیں ایک ہی انسان ملا ہے۔ ویسے محمد یوسف ایڈیٹر نور سکھوں
کے مقابلہ کیلئے ایک ہی آدمی ملا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ دیکھ
مذاہب کیلئے بھی اللہ تعالیٰ آدمی عطا فرما دے

پانچ سال کی بات ہے کہ میں نے ایک کتاب ”قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم“
نامی لکھی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول کے حضور یہ کتاب گئی۔ تو
حضرت اس کتاب کو پڑھ کر بہت ہی خوش ہوئے اور یہی الفاظ
تحریر فرمائے :-

در میں نے رسالہ قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم کتاب لکھا
پچھپسی پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی۔ اور مجھ کو بہت ہی خوشی
مطالعہ سے ہوئی رسالہ بہت ہی دلچسپ ہے

یہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی گواہی خاں کا
کے کام کے متعلق جس پر ہر ایک اپنے وقت میں اور کوئی بصیرت
نہیں رکھ سکتا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا اللہ تعالیٰ نے
جیسا پاک صاف نفس بنایا ہے۔ وہ اس صاف
ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اس قدر زور مخالفت کے
خوفان کی تندی میں سروری کے لیے انہیں کوئی منتخب
کیا۔ خدا تعالیٰ نے اس شخص کا سینہ بچپن سے ہی اپنے
ہاتھوں سے منظر و صاف بنایا تھا۔ جنہوں نے حضرت
قدس کو آج سے نوے سال پہلے بھی دیکھا ہوگا وہ اس سے
کافی روانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ شروع میں ہی حضرت کیسی
سلیم فطرت اور پاکیزہ نفس رکھتے تھے۔
بالائے سرشن ہو شہندی سے تافت ستارہ بندی
جب تک نے ۱۹ اکتوبر میں اپنے اخبار نور کا اجرا کیا
تو سفر سے ازراہ کرم اپنے صحیفہ گرامی میں یہ تحریر فرمایا۔
میں نے جو ایک پندرہ روزہ اخبار ہے جو آریہ مذہب کی ترویج
اور سکھوں کو ان کے گورو کے مذہب کی طرف واپس بلانے کے
لیے کم شیعہ محمدیوسف صاحب نے جاری کیا ہے۔
جہاں تک میں نے اس کے مضامین کا اندازہ لگایا ہے۔ یہ
اخبار اکمل کے مذاق کے عین مطابق ہے۔ میں کئی مضامین
آریوں کے متعلق نقل چکے ہیں۔ اس کا ذخیرہ ان اڈیٹریوں
کو خوب زور سے لگا رہا ہے کہ اگر کچھ زور ہے تو مقابل میں آئے
آریہ سماج کے اخبارات پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر بھی اس
اخبار سے ایک گونہ خوف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آریہ گرو اور
اکبر نکلنے سے بہت گھبرائے ہیں۔ کیونکہ اس اخبار میں اسلام
پر دینی دشمنوں کا بھی مقابلہ کیا جائیگا۔ اس لیے میں امید کرتا ہوں
کہ اجماعی اور غیر اجماعی ایک اسلامی خدمت سمجھتے
ہوئے اس اخبار کی مدد میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کریں گے۔
یہ ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی رائے اور قیادہ تقریباً
چار پانچ سال کی ہے۔ کہ میں نے ایک عزیز حضرت اقدس
کی خدمت میں لکھا۔ اور حضور نے ازراہ نکتہ نوازی تحریر فرمایا
کہ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کام کرنے کی قابلیت دی ہے۔ اور
یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ
میں آپ کے زور کلمہ لنگا۔
اب حضرت خلیفۃ اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے

بڑھک ہماری جماعت میں اور کسی کا قیادہ شناخت اور فرست
بالائیں ہو سکتی ہیں ہر دو برگزیدوں نے جو خاک راڈیٹر نور
کے کام کے متعلق لکھا وہ آپ دوستوں نے مذکورہ بالا
تحریر میں ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کیا یہ میرے لیے کوئی کم خوار
شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا کے برگزیدہ خاک را کے کام سے خوش
ہیں۔ اور خاک را کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔
غیر احمدیوں کی رائے خاک را اس کے بعد اب دیکھیں کہ
اڈیٹر نور کے کام کے متعلق خاک را اڈیٹر نور کے تبلیغی کام
کو احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔
پیشہ اخبار کی رائے پیشہ اخبار روزانہ جو غیر احمدیوں کا اخبار
میں ایک ممتاز پرچہ ہے وہ بھی خاک را اڈیٹر نور کے سکھوں اور
آریوں میں کام کی داد دیتے بغیر نہیں رہ سکا۔ چنانچہ وہ
راڈیٹر نور کا کام تاکہ پنتھیوں میں "کا عنوان
دیکھ لکھتا ہے کہ شیخ محمدیوسف صاحب سابق سورن سنگھ
دودان دو مسلم) اڈیٹر نور نے کچھ عرصہ سے سیدھا
صوبہ جات متحرکہ میں تاکہ پنتھی لوگوں میں تبلیغ کا کام
کر رکھا ہے۔ چنانچہ ۱۷-۲۲-۲۲ جنوری کے فورسز اور
پھر ان کے سندھی اور ناگری مفوضوں سے بخوبی ثابت ہوتا ہے
کہ ان کے دلائل اس بارہ میں کیسے مضبوط اور معقول ہیں
کہ باوانا تک اسلام کے دلدادہ اور معترف تھے۔ اور کہ
شیخ محمدیوسف کے کام کی ان لوگوں میں بھی قدر ہو رہی
ہو کہ جنہیں وہ کام کر رہے ہیں۔ ایسے دلائل کے اسلحہ جو
مسلم ہو کر جتنے کہ وہ ہو رہے ہیں۔ جس میدان میں بھی
وہ جنگ کرینگے کامیاب ہونگے۔ خالصہ سماچار کے
اڈیٹر صاحب نے اپنی گذشتہ پرچوں میں شیخ محمدیوسف صاحب
کو تبلیغ دیا تھا۔ کہ وہ باوا صاحب کا اسلام ثابت کریں
چنانچہ نور کے اس پرچہ میں انہوں نے بہت خوبی سے اس
میں کامیابی حاصل کی ہے۔
المشیر مراد آباد کی رائے | المشیر مراد آبادیوں کے
مسلمانوں کا ممتاز پرچہ لکھتا ہے۔۔۔
دہ قادیان سے ہمارے دو مسلم دوست شیخ محمدیوسف صاحب
ایک اخبار لکھ رہے ہیں۔ چونکہ آپ پہلے سکھ تھے۔ اس لیے
تاکہ پنتھیوں میں نہایت خلوص سے تبلیغ اسلام
کر رہے ہیں۔ ہندی اور ناگری میں ٹریکٹ چھپوا کر

مفت تقسیم کیے گئے۔ مگر زور کا فائدہ کمزور ہے۔ اس لیے مال دل
مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کا ذخیرہ میں درمے درمے سچنے
محترم معاصر نور کی دستگیری کریں۔ نور کا مشن نہایت مقدس
تاکہ پنتھیوں میں اسلام کی تبلیغ کی اشد ضرورت ہے اس لیے
شیخ محمدیوسف صاحب ہر آئینہ قابل ستائش ہیں۔ اور
درمندان ملت کو ضرور ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔
ایک نہایت ہی مخالف اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا
اخبار نویس کی رائے کہ اجماعیت سلسلہ عالیہ کا خطرناک
دشمن ہے۔ اور اسے سلسلہ عالیہ کی ہر ایک خوبی کھٹکتی ہے۔
مگر مثیل مشہور ہے کہ جادو سو جو سرچھو بولے۔ آخر سکھوں
کے متعلق تبلیغی سعی دیکھ کر اجماعیت بھی یہ کہ بغیر نہیں
رہ سکا۔ کہ پنجاب میں سکھوں کی قوم بڑی بہادر اور
قابل قدر ہے۔ اس قوم کی ابتداء مسلمانوں کے بہت
قریب تھی۔ مگر ہندوانہ رسم و رواج نے ان کو مسلمانوں سے
ہٹا کر ہندوؤں کے نزدیک قریب کر دیا۔ حالانکہ اس قوم
کے سب سے بڑے گورو باوا تاکہ صاحب مسلمان بزرگوں سے
بہت مانوس تھے۔ ہم اس قصور کا اعتراف کرتے ہیں کہ علامہ
اس قوم میں اشاعت اسلام کا خیال نہ کیا تو خدا نے
انہی میں سے ایک شخص سورن سنگھ کو محمدیوسف
بنا کر سکھوں میں اشاعت اسلام کا کام ان کے سپرد
کر دیا۔ ہماری دلی آرزو ہے کہ خدا اس بہادر قوم کو عرب
اور پٹھان بہادروں کی طرح اسلام جیسے بہادر مذہب سے
بہرہ ور کرے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس شخص صاحب موصوف
کو اس مہم میں کامیاب کرے۔ جو صاحب اس امر میں
شیخ صاحب موصوف سے خط و کتابت کریں یا کسی مضمون
کی امداد بھیجنا چاہیں۔ وہ دفتر نور قادیان قسطنطنیہ
کے رہنے بھیج دیں۔ شیخ صاحب نے متعدد رسائل سکھوں
اور گورو تاکہ جی کے متعلق لکھے ہیں جو قابل دید ہیں۔
دیکھیں کس طرح خطرناک دشمن بھی اس سچائی اور
یقینا خوبی کا اعتراف کرتا ہے۔ اگر جادو سو جو سرچھو بولے۔
جھٹکے تو دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کہیں ایسی مثال
نہیں پاؤ گے کہ خوبی اور صداقت کو دیکھ کر دشمن سے
دشمن بھی وعدہ میں آکر سر ہلاتا ہے۔ غرض کہ جس شخص کو
نور لیکر اٹھا خدا کے فضل سے نامہ ایس ایشن کو لوراکر رہا ہے۔

خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے احمدی اور غیر احمدی دنیا کی گواہی متعلق بہت سے صحابہ جانی ہیں تو آپ ملاحظہ فرما چکے۔ جو اس امر کے لئے یکساں رطب لسان ہے کہ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں میں با حسن جوہر اشاعت حق کو ادا کر رہا ہے۔ اور ایسے مجاہد اور مفید ترین پیشہ کی جو اس شعبہ تبلیغ میں اپنا ثانی نہیں رکھتا کی مدد کرنی اپنی مدد آپ کہ نیک مصداق ہے۔ اب آپ ایک سکھ صاحب جن کا نام نامی بھائی گرتار سنگھ ہے جو سکھوں کے مبلغ ہیں۔ کی رائے خاکسار ایڈیٹر نور کے کام کے متعلق ملاحظہ فرماویں بھائی گرتار سنگھ صاحب لکھتے ہیں:-

”میں نے آپ کی کچھ کتب اور اخبارات پڑھے ہیں۔ دل آپ کے خیال سے متاثر ہو رہا ہے۔ اگر میں آپ کی طرف خیال کروں۔ یا مسلمان ہو جاؤں۔ تو میری قوم کے دل یقیناً میرے دشمن ہو جائیں گے۔ اگر آپ کے پاس آسم پر مجھے کوئی تکلیف نہ ہو۔ تو ٹھیک رہے۔ اس سے آپ یہ نہ سمجھیں کہ مجھے کسی قسم کا طمع ہے ہرگز نہیں۔ صرف آپ کے مذہب کی خیرات مجھے پیار سے لگتے ہیں۔“

اب دوسرا خط ملاحظہ فرمائیں، سردار گرتار سنگھ صاحب لکھتے ہیں:- ”دو افسوس کہ کمترین سالانہ جلسے ستیفین نہ ہو سکا کمترین نے حضرت مانگنی تھی جو کہ نامعلوم ہوئی۔ آپ اپنی رائے مبارک سے مطلع کریں کہ آیا کمترین آپ کے ساتھ ملکر اشاعت اسلام میں حصہ لے سکتا ہو کوئی کامیابی کی راہ ہے۔ اگر کامیابی ہو سکے تو کمترین موجودہ ملازمت کو دینی کام پر تیار کرنے کے لئے آمادہ ہے۔“

اب ایک اور محبت بھر خط ملاحظہ فرماویں۔ بھائی پچھن سنگھ صاحب لکھتے ہیں:- ”مجھے آپ کا اخبار پڑھنے کا از حد اشتیاق ہے۔ پرچہ کی تعریف تو اس عاجز سے ہو نہیں سکتی۔ حیرانی کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔ آپ کے سکھ مہرم آریہ دھرم کی گہری واقفیت کا ثبوت صرف آپ کا پرچہ ہی دیتا ہے۔ اگر دیگر اخبارات کی طرح اشتہارات سے پرہیز تھا امرت کا ایک گھونٹ زہر کے پیاسے سے اچھا ہے۔“

ایک اور پریم میں دو بابو خط ملاحظہ فرماویں:- سردار کرپال سنگھ صاحب میرے خط سے تحریر فرماتے ہیں:- ”آج آپ کا نور ملاحظہ کیا۔ آپ کی میاقت و حق کی وقایع اپنا

تعریف کرتی ہے کیا آپ اس غریب پر نظر پروری فرما کیلئے برکات مذہب اسلام ایک خط میں تحریر کریں گے؟ تاکہ ان کو پڑھ کر میں اپنے دل کو فرحت دیتا ہوں اسلام میں قدم رکھوں۔ کیونکہ آپ کا پرچہ دیکھ کر یہ خواہش دل کو اٹھ رہی ہے کہ اسی پر اکتفا نہیں ہے آگے اور ملاحظہ فرمائیے علامہ در بھنگ سے شیخ عبد اللہ صاحب نو مسلم تحریر فرماتے ہیں وہ آپ کی سچائی ہمدردی اور دینی جوش قابل رشک ہے۔ البتہ آپ کو ترقی دے۔ اور ایمانی جوش اور عطا فرما دے میں نور کے مہم جوین کے ذریعہ دو احباب کو داخل مذہب اسلام کیا اور برابر ترقی اسلام میں معروف ہوں۔ آپ کا نور میں اشاعت اسلام میں بہت مدد دیتا ہے اور انشا اللہ تعالیٰ آپ کے نور سے بہت فائدہ ہو گا۔“

سردار سیوا سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

”اخبار نور پر کچھ محضر نور کا پڑھنا ہوا کہ اس کا فائدہ ہرگز کا حق گوئی کا شوق ہر سہ طرہ پڑھنا جو بات سچ ہو اور حق ہو کہ گفار سولوں کو تیر کر رہا ہے۔ ہر مذہب جہاں گزرا اور نور کا ساتھ جہاں کو نور سے محروم کر دیا۔ گویا اس کے پاس خزانہ نور کا لائق ڈیڑھ سا بھائی ہو گیا۔ یعنی محمد یوسف چترہ سے نور کا ہاتھ کی میل دھو کر نور کو بخشو۔ کون ایسا کر رہا ہے جسے نور کا خلوق کی بھائی پیش نظر ہو رہا۔ ہوتا ہے جہاں میں منشا نور کا نورانی ہدف میں خیر خواہ رہا۔ سب خیر خواہ اس کے یہ تبتے نور کا میں سیوا سنگھ سکادھان ہوجانے لگا۔ بخشا ہو جس کو یہ شرم ہے نور کا حیدر آباد سے ایک معزز دوست لکھتے ہیں:- ”ہمارے سن جی ٹریکٹ نے ناک پختیوں میں بہت کام کیا۔ ناک پختی مانتے ہیں کہ خوب لکھا۔ بہت اسلام کے قابل ہوئے۔ مگر ان کی حالت قابل رحم ہے۔ خیال و اطفال چھوٹا بہت مشکل ہے۔ ایک دیوان بند و بہت قابل ہو گیا ہے۔ اپنے قبیلے کو سمجھا رہا ہے۔ قبیلہ کے ساتھ اس کا خیال ہے کہ اسلام قبول کرے گا۔ بعد میں ان کا خیال آیا کہ وہ دیوان بند و جو اسٹنٹ سرین کے معزز عہدے پر شجین ہے۔ یہ مع بال بچہ کے مشرف باسلام ہو گیا۔“

جناب ہندت حسب نسل اٹا وہ سے لکھتے ہیں:- ”وہ جناب شوق اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہمارا ہم بندگی کے عزم ہے کہ جب جی کی بوڑھی محلوں کے ساتھ

جناب ہندت حسب نسل اٹا وہ سے لکھتے ہیں:-

مرد اخبار میں درج کیا کریں۔ اور اب آپ کی تصنیف کو سوا تخمیری شری گورو نانک دیو جی ہمارا راج ناک پختی شوق سے سنتے ہیں۔ بطور لیکچرار کے میں ناک پختی کی سبھاؤں و مجلسوں میں بلایا جاتا ہوں۔ آپ کی تصنیف کو وہ سوا تخمیری شری گورو نانک دیو بطور لوگوں کو سنائی جاتی ہے۔ یہ لوگ بت ہو کر سنتے ہیں۔ گورو ہمارا راج نے چاہا تو جب جی صاحب کا ترجمہ ناک پختیوں میں اور بھی قابل قدر ہو گا۔ جس قدر جلدی ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ گورو ہمارا راج کی سکاٹھ و اپنا ہر پچھلے دنوں سردار سیوا سنگھ صاحب جو ایک

عہدہ پر ملازم ہیں۔ اس کا ایک خط آیا۔ جس میں انہوں نے لکھا کہ میں ترن تارن سکھ ایجوکیشنل کانفرنس پر ہوا تھا۔ کہ مجھ کو دو لڑکے ملے جو لاہور پڑھنے کے لیے بھیجے تھے۔ میں نے ان کو نصیحت کی۔ کہ اگر تم دینی اور دنیوی ہر دو تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ ہونا چاہتے ہو تو قادیان میں جاؤ۔ قادیان سے بڑھ کر اور کوئی درس گاہ نہیں تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔ یہیں چنانچہ ان لڑکوں نے اس وقت لاہور کا ارادہ ترک کر کے قادیان کا عزم کیا۔ ان دنوں میں نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دو لڑکے پہنچ چکے ہیں نور:- اخیر پر بڑے احترام و تکریم سے یہ لکھا کہ خط کہ میں عنقریب قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح کے مدشن کروں گا۔“

آج تک شاید ہی کسی مسلمان دوست نے خاکسار پر نور کی تصانیف کی آواز نہ سنا۔ ایک درجن کا پیار ہوں۔ مگر یقیناً نور کے ناظرین با مہیرانی اور تعجب سے سنیں گے کہ سردار صاحب میونسپل کونسل کے خاں لاہور کا معزز الاء ٹریکٹ اگر یہ دھرم کا پول کے ساتھ لکھا کرتا تو آپ مجھے اگر یہ دھرم کے پول کے دوبارہ کو اجازت دیں اور یا آپ خود چھپوائیں۔ میں مجاہد خرمہ نور کا۔ یہ خط لکھنے جوں کا توں حضرت خلیفۃ ثانی کے حضور پیش کیا۔ تو حضور نے زراہ کرم یہ تحریر فرمایا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ خود چھپوائیں۔ ان کی طرف سے ہر دو جانی اور کچھ میں بھی کر دوں گا۔“

غیر ہے کہ سکھ صاحبان جنکے مذہبی عقائد کی چھان بین
میت باوانا کے حتمہ اللہ علیہ کا اسلام ثابت کرنے کے لیے
نب دروز معروف رہتا ہوں جب وہ دیکھتے ہیں کہ
ایڈیٹر نور کا قابل قدر ٹریٹ آرہی دھرم کا پول -
آریہ سماج کا منہ بند کرنے کیلئے ایک چارہ کار نکھتا
نواہوں نے بغیر کسی حیل و حجت کے اسکی چار صد کا پیا
مفت تقسیم کیں محالہ کہ مسلمانوں کو جن کا یہ سب سے
افضل ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس کا رخیر میں خاک
نور کا ہاتھ بٹاتے انھوں نے اس کیٹ کی ایک جن کا پیا
روئے اصول جنہیں میرا جانی دشمن ہونا چاہیے جب
دیکھتے ہیں کہ ایڈیٹر نور نے آریہ سماج کے لیے ایک
بے نظیر کتاب لکھی ہے کہ جو اپنی نظیر آپ ہی ہے
س کا جواب آریہ سماج سے قطعاً نہیں ہو سکتا تو
س کی پانچ نہیں دس نہیں چار صد کا پیاں خرید کر
صاحبان اور آریہ سماج میں مفت تقسیم کرتے ہیں
س قربان جاؤں اپنے بھائیوں کے کہ جن کا یہ فرض
ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس کا رخیر میں دامے درمے
بے سخنے خاک راڈیٹر نور کا ہاتھ بٹاتے آہ - اگر
س کسی کے کان پر جوں نہیں رہ سکتی ؟ اور اگر ایک
ت بھری مجلس میں کہہ اپنے الفاظ کی پاس خاطر
لیئے اسکی دو صد کا پیاں لیتا بھی ہے - تو اس
تاکہ مفت - اور باوجود درجنوں دفعہ یاد دہانی
ب کا پی کی قیمت دینے کا بھی روادار دکھائی
دیتا ہے -

خبر پر کاش جو نہایت ہی متعصب آریہ اخبار ہے
س دیکھتا ہے کہ خاک راڈیٹر نور نے حضرت باوا
رحمۃ اللہ علیہ کا مسلمان ہونا - ایک اور ایک دو
بت کر دیا ہے - تو اسکی روح بھی داد حق دیئے بغیر
ن چنانچہ وہ ۹ - مئی ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں لکھتا
خبر نور قادیان کے ایڈیٹر سردار سورن سنگھ
مفت مہینوں سے اپنے اخبار میں سکھ مذہب کے
ایک شاخ بیان کر رہے ہیں - اور باوانا کے
کو ایک ماسخ الاعتقاد مومن ثابت کر رہے
ہو سکے ساتھ ہی ملک کار کر سکھ صاحبان کو ہاتھ

کر نیکی دعوت بھی دے چکے ہیں - مگر کسی سکھ نے اسکے
چیلنج کو منظور نہیں کیا - کیا خالصہ کمپ میں کوئی بھی ایسا
آدمی نہیں ہے جو ایڈیٹر نور سے مباحثہ کر سکے ؟
غور کرو یہ ایک ایسے خطرناک دشمن کی گواہی ہے کہ
جسکو دیکھ کر بے ساختہ کہنا پڑتا ہے کہ واقعی حق میں ایک
قوت ہے جو کٹر سے کٹر دشمن کے منہ سے بھی داد تحسین
لیئے بغیر نہیں رہ سکتی - یہ سب کچھ ہے - مگر کس قدر حیرت
اور تعجب کی جا ہے کہ وہ لوگ جنہیں چاہیے تھا کہ
اس کا رخیر میں ایڈیٹر نور کا ہاتھ بٹاتے - مگر کیا مجال
کہ انکے کانوں پر جوں تو رنگ جاؤ - اور انکے احساس
س سے مس تو ہو جائیں ؟

صرف اسی پر اکتفا نہیں ہے - آریوں کا دوسرا خبا
جو تعصب میں پر کاش سے بھی چار قدم آگے ہے
آریہ گزٹ اپنے اپریل ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ
در نور یہ لکھ رہا ہے کہ سکھ مذہب کا مانی اسلام کا
پیرو تھا - اسکے ثبوت میں وہ بہت کچھ لکھ چکا ہے
مگر افسوس کہ ہمارے سکھ بھائیوں نے اس کا کوئی جواب
نہیں دیا - جسے دیکھ کر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ایڈیٹر
نور بازی لے گیا -

یہ باتیں ہیں جنکا مخالف سے مخالف اور دشمن
سے دشمن بھی زبان حال سے اعتراف کر رہے ہیں کہ
تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو
سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کے فرض کو
لکا حقہ ادا کر رہا ہے - مگر حیرت اور تعجب اور ششدر
کردینہ والی بات ہے کہ اسکے مقابلہ میں ہمارے بھائیوں
کی حالت جن کا یہ فرض ہونا چاہیے تھا کہ وہ ایسے مفید
ترین پرچہ کی دامے درمے قدمے سخنے - تن سے من سے
دھن سے اسکی اعانت کرتے - کیونکہ ایسے مجاہد پرچہ
کی جو اس طرح خلوص قلب اور صدق نیت سے سر
بکفت ہو کر اشاعت اسلام کے فرض کو ادا کر رہا ہو
کہ جسکی نظیر سارے ہندوستان میں کسی اخبار میں
نہیں پاؤ گے یقیناً یقیناً ایسے مفید ترین پرچہ کی
اعانت کرنا گویا اپنی مدد آپ کر نیے مصداق ہے ؟ -
مگر اسوقت ہمارے حیرانی اور تعجب کی کوئی انتہا

نہیں تھی جب ہم نے اپنے دوستوں کی سردھرمی !!! نہیں
نہیں منجھد احساس کو ملاحظہ کرتے تو فوراً ہمارے مورنگے
کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں -

اگرچہ مختلف اوقات میں نور کے ناظرین کا سال ختم ہوتا رہتا
ہے مگر زیادہ خریداروں کا سال یکم اکتوبر ۱۹۱۷ء سے ختم
ہوتا ہے تقریباً تین صد خریداروں کا سال یکم اکتوبر سے
شروع تھا ٹھیک ۵ - اکتوبر کو ان سب خریداروں کا جن کا
سال یکم اکتوبر سے شروع تھا بطور احتیاط جوابی کارڈ
دوا نہ کیئے گئے کہ اگر آئندہ سال کے لیے آپکو نور کی خریداری
نامنظور یا اکتوبر کی بجائے کسی اور وقت پر آپ نور کا دی پی
وصول کرنا چاہتے ہیں یا سب قیمت کی بجائے دو دفعہ کر کے
وصولی کا منشاء ہو غرضیکہ اگر آپ کو کوئی بھی عذر مانع ہو
تو آپ یہ دین کارڈ ہذا جو اسے فی الفور اطلاع دیں تاکہ
بعد میں خواہ مخواہ دفتر نور کو دی پی کی واپسی کے سخت
تکلیف دہ نقصان کا متحمل نہ ہونا پڑے اب ایک
محتاط سے محتاط آدمی بھی یہی احتیاط اور دور اندیشی
کر سکتا تھا کہ وہ جوابی کارڈ بھیج کر خریداروں کا منشاء
معلوم کر سکتا تقریباً یک صد خریداروں کے جوابات پہنچ
گئے جنہیں بعضوں نے دی پی کے لیے قطعی منع کر دیا
تھا اور بعضوں نے بجائے یکم اکتوبر کے کسی اور وقت
پر دی پی کرنے کے لیے لکھا تھا اور باقی دو صد خریدار
جو اب کے قطعی خاموش رہے - اور جوابی کارڈ میں صاف
ظہر پر یہ لکھا گیا تھا کہ اگر آپ جوابی کارڈ کے جواب
میں بھی خاموش ہو تو یہی سمجھا جائیگا کہ آپ ہر طرح گئے
سال کا دی پی وصول کرنے کے لیے آمادہ ہیں - جوابی
کارڈ کی صورت میں بھی جواب نہ آنے پر ایک محتاط سے
محتاط آدمی بھی یہی سمجھتا کہ یہ صاحب ہر طرح سے دی پی
وصول کرنے کے لیے آمادہ ہیں - چنانچہ بجائے یکم کے
۵ - اکتوبر کو دو صد خریداروں کے نام جن کی طرف سے
کوئی جواب نہیں آیا تھا دی پی کیئے گئے - ایمانداری
خدا کو فی اخلاقی جس اس امر کا تقاضا کرتی تھی کہ وہ
لوگ جو کہ جوابی کارڈ کے جواب بھی قطعی خاموش رہے
ہیں دی پی وصول کیے کہ اخلاقی جس کا ثبوت دیتے
مگر یقیناً ہر ایک بھی خواہ ملت اس امر کو نہایت ہی حیرانی

تجربہ و حیرت سے تیار کیا گیا باوجود اس قدر شدید احتیاط کے صرف ۹۴ دی پی وصول ۸۳ واپس اور ۲۳ ابھی تک مختلف جگہوں کی سیر کر رہے ہیں معلوم نہیں ان کا کیا حشر ہو۔ دریں حال روپیہ میں سے صرف ۸۷ وصول اور ۸۷ کا نقصان ہوا۔ مجھے رہ رہ کر اس امر کا رنج اور افسوس آ رہا ہے کہ جب پندرہ دن پیشتر سے بذریعہ جوابی کارڈ ہر ایک خریدار کو کھول کھول کر یہ اطلاع دی گئی تھی کہ اگر دی پی کی وصولی میں کوئی امر مانع ہو تو فی الفور اطلاع دیں اور اگر خاموش رہے تو آپ کی خاموشی صریح اس امر کا ثبوت ہوگی کہ آپ دی پی وصول کر کے لیے ہر طرح سے آمادہ ہیں دریں حال جواب نہ دینے والے خریداروں کا ہر طرح سے یہ اخلاقی اور مذہبی فرض ہوتا چاہیے تھا کہ وہ دی پی وصول کر لیتے مگر خدا جانے ان زبردستوں نے دی پی واپس کرنا بھی کوئی ثواب دارین کا ذریعہ اور ہر دو جہان کی سرخروئی سمجھی ہوئی ہے۔ چہرہ رہ کر قدم زن ہوتے ہیں۔ آہ افسوس دوسری طرف ذرا آریہ اخبارات وغیرہ کی طرف نظر ڈالیے کہ جنکے دندان شکن جوابات دینے کے لیے تمام ہندوستان میں نور اکیلا ہی اخبار ہے۔ اول تو آریہ اخبارات کی اشاعتیں ہی ہزاروں تک پہنچی ہوئی ہیں۔ دوم انکے وی پیوں کی واپسی اس قدر بڑا نام ہوتی ہے کہ بسا اوقات ہم ششدر کے ششدر رہ جاتے ہیں کہاں ایک آریہ اخبار جسکی اشاعت ہزاروں تک ہے اس نے دو ہزار سے زیادہ دی پی کیے وہ کتنا ہے کہ ہزاروں میں سے صرف ۹ یا ۱۰ دی پی واپس آئے۔ اب خدا را آپ خیال کر لیں کہ کہاں نور کے ۲۰۰ وی پیوں میں ۹۴ وصول ۸۳ واپس اور ۲۳ تاحال مفقود النحر اور کہاں ایک آریہ اخبار ہزاروں وی پیوں میں صرف ۹ یا ۱۰ ہی واپس آئیں۔

بہیں تفاوت راہ از کجا است تا بہ کجا
دل تو چاہتا ہے کہ ایسے حضرات گرامی کے جو
خواہ مخواہ نور کے وی پی واپس کر کے ثواب دارین
کے وارث بنے انکے اسماء مبارک ظاہر کیے جاویں
تاکہ ہر ایک دوست کو معلوم ہو جائے کہ ایسے ہر باؤں

کی موجودگی میں کسی خطرناک سے خطرناک دشمن کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ہمیں اب بھی شرم ہی آتی ہے اس لیے ہم ایسے ہر باؤں کی تشہیر سے اجتناب کرتے ہیں۔ اور انکے حق میں دعا کرتے ہیں کہ خدا ایسے دوستوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ نور جیسا مجاہد پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے۔ ایسے بے ریا قومی خادم کے وی پیوں کی واپسی ہرگز ہرگز کوئی کار خیر نہیں ہے بلکہ ایک مجاہد کے بازوؤں کو خود کمزور کر رہا ہے۔ جو ایک نہایت ہی رنجیدہ امر ہے۔ ایسے ہر باؤں کو جنہوں نے بغیر کسی حیل و حجت کے وی پی واپس کر دیئے ہیں ہم انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے انکے اسماء پر چرچہ طری پھینچ دیں گے۔ اور جن دوستوں کے وی پی ڈیپارٹ میں رہ کر واپس ہوئے ہیں اللہ انکے نام یکم دسمبر کو دوبارہ دی پی کیے جائیں گے کیونکہ ان دوستوں کا منشاء دی پی وصول کر لیا تھا مگر کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے وی پی واپس ہوئے جیسا کہ حسب ذیل دو خطوط سے ظاہر ہے جناب

خانصاحب انوار حسین خاں رئیس شاہ آباد جو شروع سے نور کے خاص معاونین کرام میں سے ہیں وہ اپنی گرامی نامہ میں فرماتے ہیں۔ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کا اخبار نور کی وی پی کی بابت مجھے معلوم ہوا کہ انکے نے بغیر میری منشاء کے واپس کر دیا میں روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دوں گا میں نے خود وی پی واپس نہیں کیا بلکہ اسی طرح کے شیخ محمد عبدالعزیز صاحب تربت (علاقہ مکران) سے لکھتے ہیں "مکرمی و معظمی جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہ دی پی ڈاکخانہ والوں کی غلطی سے واپس ہوا جنکے واسطے مجھے سخت افسوس ہے اسکی تلافی کے واسطے آج سے کامی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہوں وصول فرمائیں گے۔ ہے پہنچ گئے جزاکم اللہ حسن الجزاء اس لیے ہمارا یہ خیال ہے کہ جن دوستوں نے امانت میں دی پی رکھوائے تھے درحقیقت وہ سب کے سب دی پی وصول کرنے کے لیے آمادہ تھے مگر کسی نہ کسی

مجبوری کی وجہ سے وی پی واپس ہو گئے اس لیے سب دوستوں کے نام یکم دسمبر ۱۹۱۷ء کو دی پی کو جائینگے امید ہے کہ یہ دوست وی پی وصول فرما رہیں خصوصیت سے دعا اور شکر یہ کا موقع دینے اسکے علاوہ جن دوستوں کا چندہ نمبر دسمبر ختم ہونا ہے ان سب دوستوں کے نام بھی یکم دی پی کیے جائینگے۔ امید ہے کہ ایسے سب دوست وی پی وصول فرما کر خاک را ایدہ پیر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکر یہ کا موقع دیں گے۔ علاوہ ازیں اور قابل غور بات میں ناظرین کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہوں۔ دوستوں سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ وہ جو پہلے عمر رم آتا تھا آجکل لکھنؤ پر دستیاب ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کاغذ کی شدید گزنی سے بڑی اخبارات کے بھی پچھلے پھوٹ گئے ہیں یقیناً لاکھوں کی اشاعت لکھنے والے اخبارات نے جنکے خریدار پر کرڈروں پتی میں ایسے مالدار پرچوں نے بھی نہ صرف اخبارات کے حجم ہی کم دیئے ہیں بلکہ قیمتوں میں بھی ڈبل اضافہ کر دیا ہے۔ اور انکے خریداروں کو بخوشی حجم اور ڈبل اضافہ کی قیمتوں کو قبول کیا ہے بلکہ اڑے وقت میں خاص انخاص اعانت اور امداد سے بھی مستفیض کیا ہے کیونکہ کاغذ کا قحط ایک نہایت ہی عالم گیر قحط ہے۔ اور گرانی کاغذ نے بڑے بڑے مالدار اخبارات کے منہ پھر دیئے ہیں۔ مگر برخلاف نور کی خریداری جو پہلے ہی قلیل بلکہ اقل ہے لاکھوں کی تعداد رکھنے والے اخبارات نے جنہوں نے اپنی قیمتوں میں دگنا اضافہ کر دیا ہے کہ مقابل میں اور انکی نسبت مگر باوجود ان محدود وسائل ذرائع کے بھی ہم نے جس طرح بن پڑا اسوقت تک شدید گرانی کاغذ کا مقابلہ کیا مگر آئندہ کے لیے گرانی کاغذ کا مقابلہ کرنا ہماری طاقت سے باہر۔ اس لیے ہم مجبوراً دگنا تو نہیں مگر سوایا اضافہ کرنا لیے مجبور ہیں اس لیے آئندہ کے واسطے بجائے نور کی قیمت ۱۰ روپیہ ہوگی اور یکم دسمبر کو ہر ایک کو ۸ روپیہ اضافہ کی قیمت کا دی پی کیا جائیگا۔ اور

اطلاع

نور محمد بن سہیل

خبر فورہ لاہور

اسلام آباد

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

روایت

KHILAFAT LIBRARY

ہمارے فسادات

ضلع شاہ آباد کے فسادوں کی تفصیل بقول بعض سول ملری ہونی ہے۔ دو سینٹرل ٹین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ بارہ اسپیکٹر اور بارہ سب اسپیکٹر پولیس ضلع مذکور میں لگاؤ گئے ہیں تحقیقات سے گائے کی قربانی کو روکنے کے لیے ایک بہت بڑی سازش کا انکشاف ہوا ہے جس کے پشت پناہ بڑے بڑے بارہ سوخ لوگ تھے ان فسادات کی موجب وہ گشتی چٹھیاں دیتیاں گئیں جن میں تمام ہندوؤں سے گائے کی قربانی روکنے کی درخواست کی گئی تھی۔ ان گشتی چٹھیوں کے لکھنے والوں نے انکو بہت اشاعت دینی چاہی۔ اسلئے انہوں نے ہر شخص کے جسکو وہ چٹھی ملے ذمہ لگا دیا کہ وہ اسی عبارت کی پانچ اور چٹھیاں لکھ کر پوسٹ کے ذریعہ گائے کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ ہنگامہ سے لیکر ۱۰۰ گائیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ چٹھی کے مصنفوں کی اس خواہش کے پورے ہوئے ہیں کہ ان گشتی چٹھیوں سے مل رہا ہے۔ کیونکہ صرف ایک ضلع شاہ آباد میں ایک سو بائیس سے زیادہ گاؤں ٹوٹ گئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گشتی چٹھی صوبہ سے باہر تک بکھری ہوئی ہے۔

یہ امر کہ اس سازش کا تعلق سیاست کہاں تک تھا۔ کسی طرح منکشف نہیں ہوا۔ البتہ شاہ آباد میں کا تھی دہندی کی ایک قسم زبان میں ایک گشتی چٹھی شائع کی گئی۔ جس کا عنوان یہ تھا۔ ”جے مہا پر جے جمن“ اس چٹھی میں ناظرین کو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ برطانوی فوجوں سے ڈریں۔ کیونکہ حکومت برطانیہ کی تمام فوجیں موجود جنگ میں ہلاک ہو چکی ہیں۔ اور ساتھ ہی سامان حرب کی بھی سرکار کے پاس کمی ہے۔ اسلئے فوجوں کی موجودگی کے باوجود بھی ٹوٹ مار کو جاری رکھا جائے۔ ایک دوسری گشتی چٹھی میں محرم الحرام کے روز اچھاڑوں میں جمع ہو کر مہا پر جے جمن کی موریتوں کو لگانے اور گشتی دنگے بازی کی مشق کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اس میں ہندوؤں کو محرم دیکھنے سے بھی منع کیا گیا۔ اور لکھا گیا کہ خلاف

امید ہے کہ ایسے اڑے وقت میں جبکہ لاکھوں کی تعداد رکھنے والے اخبارات نے بھی اپنی قیمتیں ڈبل کدنی میں نور کے صرف ۸ راضا قیمت کا دی پی وصول فرما کر خاکسار ایڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقع دینگے۔ اگر کسی دوست کو کسی وجہ سے ۸ راضا قیمت کو دی پی کی وصولی میں کوئی امر مانع ہو تو خدا کے لیے وہ فی الفور اطلاع دیں خواہ مخواہ دی پی واپس کر کے دفتر نور کے لیے مزید نقصان کا موجب نہ بنیں۔ دی پی واپس کرنا کوئی کار خیر نہیں ہے۔ نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالا اکیلا ہی اخبار ہے۔ ایسے اڑے وقت میں بھی خواہاں ملت اور ہمدردان اسلام کی نظر کو ہر خاصیت سے محتاج ہے۔ اگر کسی دوست نے مخالفت دی پی کی اطلاع بھی نہ دی اور دی پی بھی واپس کر دیا تو یہ شدید تکلیف دہ امر ہوگا۔ اور مجھے بھی خواہاں ملت سے ہرگز ہرگز یہ توقع نہیں ہے کہ وہ نور جیسے بے نظیر مجاہد پرچہ کے ساتھ کہ جو سکھوں اور آریوں میں تمام ہندوستان میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے کے ساتھ یہ سلوک کریں۔

ایسے اڑے وقت میں میں ناظرین کو فوراً ہی توسیع اشاعت کے لیے خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ایسے نازک وقت میں فوراً کام ایک خریدار اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایک خریدار خصوصیت سے خاکسار ایڈیٹر نور کو دعا اور شکریہ کا رنج دے ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا کوئی چنداں مشکل نہیں ہے وہ نور کے کوئی سے خریدار ہونگے جن کے ایک دو دوست نہ ہوں پھر وہ کوئی سے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لیے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں صرف محوڑی کی توجہ کی ضرورت ہو انفا نور جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ہی ذریعہ ہے غیر خواہاں ملت کی توجہ کا محتاج ہو چکا ہے۔ میں دیکھونگا کہ اس اڑے وقت میں کن کن دوست نور کے ساتھ مل کر دی کا ثبوت دیتے ہیں۔

کرنیوالا سوگایوں کے ہلاک کرنیکا گناہ گار ہوگا۔ یہ گشتی چٹھیاں شاہ آباد۔ گیا۔ پٹنہ اور دوسرے ضلع میں تقسیم کی گئیں۔

اس تحقیقات سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ موضع ابراہیم پور کے ہندوؤں نے جو بلوؤں سے پیشتر مسلمانوں سے اپنے جھگڑوں کا تصفیہ کر چکے تھے مسلمانوں کی حفاظت اور انکو اپنے گھروں میں پناہ دینی چاہی۔ مگر اس کوشش میں انکو بھی کچھ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس علاقہ کے تمام ہندوؤں نے بحر چند ایک کے جھٹوں نے مسلمانوں کو ہندوؤں کے حملے روکنے میں مدد دی۔ سب ہندوؤں کو مار میں مشغول تھے۔ اور کہ جب کسی موضع یا قصبہ پر حملہ ہونے کی خبر سنی جاتی۔ تو وہاں کے ہندو مکاؤں پر کسی دیوی دیوتا کا نشان بتا دیتے۔ یہ مانگوں کوئی فساد نہیں مگر کسی توقع ضرور تھی انہا ہندوؤں نے حقیقتاً مقدم کے طور پر ایسا کر رکھا تھا۔ ہندوؤں نے لکھنؤ گورنر باجلاس کو تسلی کو اطمینان ہو گیا کہ ہندوؤں نے فساد میں حصہ لیا ہے اور ہندوؤں نے زیر دفعہ ۱۵ پولیس ایکٹ یہ اعلان کیا ہے کہ مصیبت زدگان فساد کی تاریخ سے ایک مہینہ کے اندر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا سب ڈویژنل آفیسر کے رو بروئے نقصان کا دعویٰ دائر کر دیں۔ تو ان کو اس علاقہ کے دیگر ایسے باشندوں سے جو بری الذمہ نہ قرار پائے ہوں ہر جانہ دلوا یا جائیگا۔ یہ اعلان دیسی زبان میں چھپوایا جا کر فساد کے رقبوں میں بہ تعداد کثیر تقسیم کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ اسکا اچھا اثر پڑیگا۔

تفصیل سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فوجی افسروں اور پولیس نے بڑی درگزر سے کام لیا۔ مگر اس درگزر کا نتیجہ اچھا نہ نکلا۔ کیونکہ اگر کسی موضع میں پولیس موجود ہوئی وہ سبھی لوگوں کو کام رہتے تو وہ منتشر ہوئی بجائے چند میل پر سے کسی اور گاؤں کی طرف رخ کر دینے اور اسے جاگڑتے۔ ایسا بار بار ہوا۔

ایک فوجی صوبیدار کی دلیوری جو پہلے بکرم گنج میں اور پھر کوٹھ میں تعینات تھا قابل فہم ہے۔ اول الذکر مقام پر بلوای ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوئے اور حملہ کرنے کی

KHILAFAT LIBRARY

ٹھانی تو صوبیدار مذکور نے ان سے کہا کہ قبل اسکے کہ وہ موضع پر حملہ کرینگے۔ ایک راجپوت یعنی اس کی جان لے لیں۔ جب هجوم نے اسکو اپنے ارادہ میں مستقل دیکھا تو وہ ایک اور گاؤں کی طرف جو چند میل پر تھا چلا گیا۔ اور اسٹوٹا۔ کو تھرا ایک گروہ نے حملہ کرتے کی نیت کی تو اسکے صوبیدار نے بلوائیوں سے جو مسلمانوں کو قتل کرنے اور لوٹنے کا پختہ ارادہ ظاہر کر رہے تھے۔ کہا کہ پیشتر ازیں کہ وہ موضع پر حملہ کریں انہیں پہلے اسے ہلاک کرنا پڑیگا۔ جواب میں بلوائیوں نے کہا کہ وہ اس امر کا اسوقت تک فیصلہ نہیں کر سکتے جب تک وہ شخص جس نے انکو اکٹھا کیا کہ نہ آجائے۔ وہ تین گھنٹے منتظر رہے مگر وہ نہ آیا۔ اسپروہ کچھ میل کے فاصلہ پر ایک دوسرے گاؤں کو گئے اور اسے لوٹ لیا۔

بعض بعض موقعوں پر مسلمانوں نے نہایت شاندار مداخلت کی۔ خاص کر موضع منوہ اور زوکبیکہ میں وہاں انہوں نے بازاروں میں مورچہ بندی کر لی۔ اور پہلے حملے کو روک دیا۔ ہندو دوبارہ زیادہ تعداد میں حملہ آور ہوئے مگر انکو دو دفعہ پھر نہ کی کھانی پڑی۔ اور جانی نقصان بھی خاصہ ہوا جسکی صحیح مقدار ابھی معلوم نہیں ہو سکی۔ تیسری مرتبہ ہندو بہت ہی بڑی تعداد میں حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں کو مغلوب کر کے دیہات کو جلا دیا۔ مسلمان مستورات کی عصمت ریزی کی۔ اور جو لوگ بھاگ نہ سکے انکو ہلاک کر دیا۔ پہلے حملہ میں دو ہندو ہلاک اور تین مسلمان سخت زخمی ہوئے۔ تقریباً چار سو گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں جائداد کے نقصان کی کل میزان کئی لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ مقامی حکام نے درخواست کی ہے کہ مقدمات کو ختم کر سکنے کے لیے قانون حفاظت ہند کو ضلع شاہ آباد میں نافذ کیا جائے۔ مولانا قبلہ قاری شاہ سلیمان صاحب مجاہد نشین بھلوا ری شریف کا ایک خط مہدم کھنڈ میں شائع ہوا ہے۔ جس کے پڑھنے سے رونگٹے بدن پر کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مولانا صمد روح فرماتے ہیں کہ ہوم رول کی پہلی قسط تو برادران وطن نے مسلمانوں کو خوب ادا کی ہے۔ آئندہ دیکھئے کیا طور میں آتا ہے۔ مگر تعجب اور افسوس ہے کہ ہوم رول کے بعض رشیدائی مسلمان ان واقعات

سے قطعاً آنکھیں بند کر کے اپنے جھٹ میں مبتلا ہیں اور ان کی جوتی کو بھی اس امر کی پرواہ نہیں ہوئی کہ بہار میں ان کے ہم مذہبوں سے انکے سیاسی بھائیوں نے کیا سلوک کیا ہے۔ لیکن کم از کم مسلمانان بہار اس سبق کو یرتک فراموش نہیں کریں گے۔ چنانچہ محض رول لکھتا ہے کہ بہار میں مسلمان اور ہندوؤں کے تعلقات زیادہ کشیدہ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں نے مشر منظر الحق کے کہتے سننے کے باوجود کسی ہندو کی طرف سے آئے ہوئے چندہ کو لینے سے انکار کر دیا ہے۔ وہاں کے مسلمان چاہتے ہیں کہ مسجد کانپور کے چندہ کی بقایا تم مصیبت زدگان کی دستگیری میں خرچ کی جائے۔ اور کانپور فنڈ میں چندہ دینے والوں سے اپیل کی جائے کہ وہ مشر منظر الحق سے کہیں کہ ستنی ہزار روپیہ کی بقایا رقم مسلمانان بہار کی خواہش کے مطابق خرچ کریں جو حالات سے کانگرس اور لیگ کی مجوزہ اصلاحی سکیم کے متعلق مسلمانوں کے رویہ میں بڑا فرق پڑ گیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ محرم گذر نے کے بعد فوراً مجوزہ اصلاحات سے بہت مختلف قسم کی اصلاحات کی ایک تجویز صاحب وزیر ہند کی خدمت میں پیش کریں گے اور اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب نہ ہوئے تو وہ ایک علیحدہ ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالیں گے تاکہ مسلمانوں کے خیالات کی صحیح ترجمانی ہو سکے۔ بہار کے بعض علاقوں میں ہوم رول کی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں۔ مولوی شمس الضحیٰ صاحب مختار دیونپل کشنر کہہ نے مسلمانان ہند سے امداد کیلئے جو اپیل چھاپ کر کی ہے۔ اسکے چند فقرات حسب ذیل ہیں :-

ہندوؤں کے جو جو مظالم بیچارے ناکردہ گناہ مسلمانان شاہ آباد پر ہوئے غالباً انکی سنسنی خیز خبریں ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ چکی ہیں۔ اور کوئی دل ایسا نہیں ہے جو اس واقعہ مانکاہ اور حادثہ جلالپور کی خبر سنکر بیچین نہ ہو گیا ہو۔ اور کوئی آنکھ ایسی نہ ہوگی جس نے ان گرفتاران ہلاک کے حال زار پر خون کے آنسو نہ بہائے ہوں۔ اس علاقہ کی سینکڑوں بستیاں جنہیں غریب اور متوسط الحال مسلمانان بستے تھے غارت گران

ناخدا ترس نے اس طور سے کوئی نہیں کہ بلا مبالغہ کسی کان میں جھاڑو تک نہیں چھوڑی۔ غریب مظلومیں۔ خاندان برباد۔ تباہ حال شہریت کے محتاج۔ بے سرو سامان۔ پریشان حال۔ دہبردوار پھر رہے ہیں۔ جن کی گذران اوقات کا بنظام کوئی مسلمان نظر نہیں آتا۔

لہذا بعض امداد مظلومین ایک انجمن بنام انجمن دفعہ مظلومین شاہ آباد یہ شہر کہہ میں قائم کی گئی ہے جس کے زیریری خازن عالی جناب مولوی شاہ جی الدین احمد صاحب بی۔ اے بی۔ ایل دیوکیل درمیں آ رہے قرار پاسٹ میں۔ یہ انجمن بفضلہ تعالیٰ نہایت سرگرمی سے فراہمی چندہ میں جان توڑ کوشش کر رہی ہے۔ مگر چونکہ تقریباً ستائیس سو گھر لوٹے اور غارت کیئے گئے ہیں اور اس طرح لوٹے گئے ہیں کہ کسی گھر میں ایک تک ایک نہیں چھوڑا گیا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ اتنے ستم زدوں کی اعانت و دستگیری کے لیے صرف ایک یا دو ضلع کافی نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ تمام برادران اسلام یکدل و یک جان ہو کر اس کار خیر میں پورا پورا حصہ نہ لیں گے۔ کسی معتد بہ مالی اعانت کی امید نہیں کی جا سکتی۔ اسلئے کل ہمدردان مذہب و ملت جہاں نشان اسلام سے التجا ہے کہ برائے خدا جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے ان مظلوم۔ فاقہ کش۔ مبتلائے آلام واجب الرحم برادران اسلام کی خبریں (وطن)

درخواست دعا اور پچاس روپیہ نذرانہ (ملک کے کسی خدا داد)

جوامہ ستمبر ۱۹۵۸ء میں کراچی سے جہاز پر سوار ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ پتہ دیگا اسے ففہ رنڈر کیئے جائینگے۔

علیہ حسب ذیل ہے

نام	عمر	رنگ	خداداد
حسین پٹا	۱۸ سال	گہری سیاہی	کشمیر
شاہد پٹا	۱۸ سال	گہری سیاہی	کشمیر
محمد پٹا	۱۸ سال	گہری سیاہی	کشمیر
کوی اور نام لکھا ہو			

دہنی جانب بالوں میں چوٹ کا نشان اس طرح کا ہو
غاک رو متواج د دعا ملاتیں محمد دیوب خان رسالدار

گوشت خوری اور ہندو شاستر

KHILAFAT LIBRARY

آریہ سماج اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ گوشت خوری سخت گناہ ہے۔ یہ ایک دعویٰ ہے۔ آؤ اب ہم ٹھوس دلائل سے آریہ کتب کی اور اوراق گردانی کریں۔ کہ آریہ سماج کی کتاب میں گوشت خوری کے متعلق ہمارے سامنے کیا اصول رکھتی ہیں۔ آیا وہ آریہ صاحبان کی تائید فرماتی ہیں۔ یا ہماری تائید اکیہ میں ہیں۔ ستیا رتھ پر کاش صفحہ ۳۵۳ میں شری سوامی دیانند صاحب تحریر فرماتے ہیں:- ”یہ کام آریہ کین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رسان ہوں انکو سزا دیوں۔ اور جان سے بھی مار ڈالیں۔“

اس پر پھر کیا ان کا گوشت پھینک دیا جائے؟ سوامی دیانند صاحب کا جواب:- ”خواہ پھینک دیں۔ خواہ کوئی گوشت خور کھاوے۔ تو بھی دنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ لیکن اس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے کچھ سخت ہو جاتی ہے۔ پیار و غور کرو۔ اس جگہ شری سوامی دیانند صاحب نے انسان کو انسان کے گوشت کھانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ آؤ اب ہم ذرا اور غور کریں۔ آریہ سماج کی کتابوں کی اور اوراق گردانی کریں۔ کہ آریہ سماج کی دیگر کتاب میں گوشت خوری کے متعلق کیا فتویٰ دیئے ہیں؟

شانتی پر بھما بھارت صفحہ ۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳

میسر سفر کشمیر

(جناب مفتی فضل الرحمن صاحب کے اپنے قلم سے)
(گزشتہ سے پیوستہ)

انٹر کلاس کا ٹکٹ لیا۔ اور جب گاڑی آئی تو اس قدر ہجوم تھا کہ انٹر کلاس میں بھی بیٹھنے کے لیے جگہ نہ تھی۔ ہر حال میں طرح ہو سکا گاڑی میں داخل ہوا۔ بہت تکلیف تھی۔ اتفاق سے اسی ٹرین میں میرے ایک عزیز دوست ڈاکٹر علی گوہر صاحب احمدی وٹری سسٹنٹ کو ہاٹ جو کہ قادیان کے قریب موضع بسرا کے رہنے والے ہیں کو ہاٹ کو جا رہے تھے۔ اور سیکنڈ کلاس میں بیٹھے تھے اور سراسیمہ پر انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کو یہاں تکلیف ہے میں یہاں بیٹھتا ہوں آپ سیکنڈ کلاس میں بیٹھیں۔ چنانچہ مفتی صاحب نے ان کے فضل سے یہ سہولت حاصل ہوئی۔ راستہ میں اسٹیشن مرید کے پرچونے گاڑی بوجہ آمد کسی ڈاک گاڑی کے زیادہ دیر ٹھہر گئی۔ تو دوسرے مسافروں کی طرح میں بھی پلیٹ فارم پر ٹھہرنے لگا۔ میں یہ کہنا بھول گیا کہ لاہور سے ایک صاحب چودھری حق نواز خاں جو وٹری سسٹنٹ کے پروفیسر تھے میرے سفر ہوئے۔ اسٹیشن میرے پرچونے دیکھا کہ سیکنڈ کلاس کے ایک دوسرے کمرہ میں ہمارے کمرے بھائی ابو جمال الدین صاحب کلیم اسپیکر اور ان کے ساتھ شیخ عبدالرزاق لاہوری اور ایک اور شخص جو ان کے کوئی رشتہ دار تھے بیٹھے تھے۔ میں بھی وہاں گاڑی کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ تو دیکھا کہ ابو جمال الدین صاحب اور شیخ عبدالرزاق کی کچھ گفتگو ہو رہی ہے۔ اثناء گفتگو میں شیخ عبدالرزاق صاحب نے کہا کہ آج کل کے مولوی بڑے بے ایمان ہوتے ہیں جیسے کہا کہ مولوی محمد علی صاحب بھی مولوی ہیں۔ سپر شیخ صاحب موصوف نے حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح ثانی کے حق میں جو کچھ گندہ دہانی کی وہ ان کے اخلاق فاضلہ اور مولوی محمد علی صاحب کی تعلیماتی کا کافی ثبوت تھا۔ خدا ان لوگوں کو سمجھ دیوے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ کس کے جگر پارے کو کسے ہیں۔ مگر

وہ یاد رکھیں کہ یہ اودھار انکو سو کے ساتھ واپس ملے گا۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ ضرور واپس ملے گا۔ ہر حال میں تو وہاں سے مل گیا۔ مگر پروفیسر حق نواز خاں جب گاڑی میں آئے تو انہوں نے ان کے متعلق کچھ باتیں کرنے کے بعد کہا کہ یہ لوگ اصل میں کسی ذاتی مفاد کے طالب تھے اور وہ انکو نہیں ملا سکتے تھے۔ تم سے جلتے ہیں اور بد زبان سے کام لیتے ہیں۔ در نہ دیانت اور امانت کی حد سے بڑھ کر تجاویز کرتے۔ اور اپنے پروموشن کی اولاد کے حق میں ایسی زبان درازیاں نہ کرتے۔ رات سفر میں کٹ گئی۔ اور صبح ۸ بجے گاڑی اوپنڈی پہنچی۔ میں ساڑھے آٹھ بجے کے قریب سید محمد اشرف صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ راہ اوپنڈی کے مکان پر پہنچا۔ جہاں ہمارے صاحبزادہ صاحبان اترے ہوئے تھے۔ مگر پہنچنے پر معلوم ہوا کہ آپ پر سونے یہاں سے روانہ کشمیر ہو گئے ہیں۔ اس لیے مجھے بھی ضروری معلوم ہوا کہ جلدی روانہ ہو جاؤں۔ اس جگہ میں یہ بھی ضرور عرض کروں گا کہ سید محمد اشرف صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے جو کہ ہر وقت احمدی احباب کی خدمت کر نیکے لیے کمر بستہ موجود ہیں۔ اور ٹھیک ۶ بجے شام کے میں راہ اوپنڈی سے سوار ہوا۔ سیرنگاپور میں میرے رفیق سفر مرد اور صاحب تھے۔ ایک تو بابو دین محمد صاحب پروفیسر اور ایک کشمیری اور دوسرے لالہ مانک چند صاحب جو محکمہ پرائم منسٹری کشمیر میں ملازم تھے۔ ان دونوں صاحبوں کی رفاقت میرے لیے بہت ساری باتوں میں سانی ہو جانے کا موجب ہوئی کیونکہ میں بھی پہلے اس کے کشمیر نہیں آیا تھا۔ اگرچہ آج سے تیس سال پہلے کبھی کشمیر دیکھا تھا۔ راہ اوپنڈی سے کشمیر آنے کے لیے مختلف سواریاں ملتی ہیں۔ موٹر۔ ٹانگہ۔ ڈاک۔ ٹانگہ۔ عام۔ یکہ۔ کراچی۔ گاڑی۔ موٹر۔ سفر کرنا تو بہت ہی امیروں کا کام ہے۔ کیونکہ اس میں قریباً ۱۰ روپیہ فی سواری کرایہ ہے۔ اور ٹانگہ ڈاک پر ۵ روپیہ۔ روپیہ تک فی سواری کرایہ ہے۔ البتہ عام ٹانگہ پر ۵ روپیہ سے ۱۰ روپیہ تک کرایہ ہے۔

اگرچہ ان کرایوں میں بعض وقت کمی ہوتی ہے جو جاتی ہے۔ اور یکہ اور کراچی تو محض اسباب کیلئے ہی ہوتے ہیں۔ موٹر تو دوسرے دن یا بعض دفعہ ہر روز بھی کشمیر پہنچ جاتی ہے۔ ڈاک کا ٹانگہ تیس دن۔ اور عام ٹانگہ چوتھے یا پانچویں دن۔ یکہ چھٹے ساتویں دن اور کراچی قریباً دو ہفتے میں۔ راہ اوپنڈی سے کشمیر تک حسب ذیل پڑاؤ ہیں۔ اور راہ اوپنڈی سے کشمیر ۱۹۰ میل ہے۔ راہ اوپنڈی سے ہمارے کٹو پہلا پڑاؤ ۱۳ میل ہے۔ اور ہمارے کٹو سے چتر ۶ میل ہے۔ چتر سے تریشہ ۶ میل۔ تریشہ سے گھوڑا گلی ۶ میل۔ گھوڑا گلی سے سینی بنک مری ۶ میل۔ مری سے بنگلا ۹ میل۔ بنگلا سے بھگواڑی ۹ میل۔ بھگواڑی سے باسیان ۱۱ میل۔ باسیان سے موٹر چتر ۱۱ میل۔ موٹر چتر سے دو میل نظر آباد ۱۳ میل۔ دو میل سے گھڑی ۱۶ میل۔ گھڑی سے ہشیان ۱۱ میل۔ ہشیان سے چکوٹھی ۱۱ میل۔ چکوٹھی سے اوڑی ۱۵ میل۔ اوڑی سے رام پور ۱۵ میل۔ رام پور سے بارہ مولا ۱۵ میل۔ بارہ مولا سے پٹن ۱۵ میل۔ پٹن سے سری نگر ۱۵ میل +

۱۷۔ جون ۱۹۹۷ء شام کو ۶ بجے راہ اوپنڈی سے سوار ہو کر ہمارا ٹانگہ رات ۱۱ بجے چتر پہنچا۔ اور دو گھنٹہ آرام کر کے قریباً ۲ بجے روانہ ہوا۔ اور کوئی ۶ بجے صبح گھوڑے گلی میں آیا یہاں پر گھوڑے کو نہاری دینے کے لیے ٹھہر گیا۔ اور خاکسار اور پروفیسر دین محمد ہم دونوں آدمی جوں میل روانہ ہوئے۔ پہاڑوں کی سیر کرتے ہوئے ۸ بجے ہم سینی بنک مری کی پہاڑی پہاں ہم نے کھانا کھایا اور ہمارے ایک گھنٹہ بعد ٹانگہ بھی پہنچ گیا۔ یہاں سے سوار ہو کر ۱۲ بجے بھگواڑی پر دوپہر پہنچے۔ اور یہاں بھی دو گھنٹہ آرام کیا۔ یہاں ایک فقیر عورت دیکھی جو قوم کی سیدہ۔ قدم رفت ڈیڑھ فٹ ہے۔ عمر ۷۵ سال ہے۔ اور اس کے تین چار بھائی ہیں جن کی پرورش وہ اپنی گداگری سے کرتی ہے۔ شادی کے لیے کہا گیا تو انکار کیا کہ میں شادی نہیں کرتی۔ اس کے بھائی بڑی جوان اور شادی شدہ سنی گ

حفظ

جس کو قہری والی - پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کرنیکے لئے یہ ایک بے نظیر کتاب ہے۔ وہ شہرہ آفاق ہے جس کا چرچہ گھر گھر ہے اور جس کا ہیلائیڈیشن ہاتھوں پہنچتا ہے۔ ایک گیارہ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت عمدہ خط اور عمدہ چھپائی کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ پنجابی انکم کمال کی دلکش اور دلربا ہے۔ قیمت ۱۔

فتح مبین - وہ مباحثہ جو ۲۱ - مارچ ۱۹۱۶ء کو کونواں ہوا اور اس کا یہ مباحثہ کے ایک بڑے بھاری ایڈیشن سے خاکسار نے تیار اور نکالا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پندرہ سال میں سردار بخت سنگھ صاحب اور دیگر سکے اور ساتن عافریں نے باوراز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے۔ خود کو یہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا۔ اب یہ بے نظیر مباحثہ نیا بی صورت میں شائع ہو گیا ہے۔ یہ مباحثہ کیا ہے جس کو آریہ مذہب کی کل میلہ گت کا بہترین خلاصہ ہے۔ ۶۰ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۲۔

شناخت بقول صاحب محیط
اصلی مومیائی گرمی پہنچانے سے نرم ہو جاتی ہے
اس کے فوائد صاحب محیط یوں فرماتا ہے
تکام بدن کے دردوں کو دور کرتی ہے۔ سب
فوتوں کی نگہبان ہے۔ ارواح کی معاون
مقوی دل۔ مفرح قلب۔ بلغمی درو
دور کرتی اور بلغمی مواد خارج کرتی ہے۔ ظاہری
ماطنی اعطاء کی محافظ ہے۔ تمام پیشوں کی تیزی
کے لیے لاثانی ہے۔ مقوی باہ۔ ضرب کے لیے کسیر
چوٹ کے لیے تریاق۔ فالج لقوہ کے لیے اثر
سیحائی۔ سوزاک مسکے ذریعہ کا فور۔ قطرہ قطرہ
مشابک کے لیے ضامن ہے۔ دماغ اسل دور
کرے۔ سینہ و پیچہ کے لیے نہایت مفید
مؤثر ہے۔ جریان دردمر کے لیے مجرب۔ ماصور
پرانے زخم بہت
درم شکم۔

کما وجود فضل
قیمت فی قوله علم بر حصون بدر
المش
نظام جان عبد الرحمن کاغذی قیایان ضلع گورداسپور

طبی مشورہ نمبر ۱ کی فہرست مضامین
 اس قدرتی معالج۔ ڈاکٹر ہوا۔ ڈاکٹر پانی۔ ڈاکٹر غذا
 ڈاکٹر خاقانہ۔ ڈاکٹر ورزش۔ ڈاکٹر نیند۔ ڈاکٹر آگ۔ ڈاکٹر
 آفتاب۔ ڈاکٹر خیال ڈاکٹر اعتقاد کے لاشافی مشورہ۔ آسان
 تجربہ قدرتی نسخہ جات۔ عام ادویہ۔ روزانہ ضروریات کی اشیاء
 پر دلچسپ معلومات۔ بخار بد، مضمیٰ قبض، یلگ، ہیضہ، زکام۔
 دمنہ، کھانسی۔ امراض چشم وغیرہ پر دلچسپ مشورہ مع علاج
 وغیرہ وغیرہ ۱۶۴ صفحہ کی خوبصورت کتاب دوسرا ایڈیشن قیمت
 فی جلد ۴۰ روپے مع محصول ۶

طبعی مشورہ نمبر ۲ جل چکتا دومی :- طبابت میں دومی
کی خطرناک تجارت پانی سے جملہ امراض کا قدرتی طریق علاج - مع
تصادیر دستی کرم نولی کرم وغیرہ قدیم رشیوں کے نہایت آسان
قدرتی علاج - بے دوا - جرمن لوہی کوہنی کے طریق علاج میں
غزوری اصلاح اور ایزادی نہایت دلچسپ قیمت فی جلد ۲۰
مع محصول ڈاک ۶

طبی مشورہ نمبر ۳ بنام ڈاکٹر کلام :- نہایت نرالا اور
نفیس مضمون۔ علاج بذریعہ کلمات طبی اور اخلاقی منتروں کا
مدلل استحصال مع دلچسپ عملی تجربات۔ فلسفہ خیال۔
فلسفہ کلام۔ الفاظ کی مابیت اور اثرات۔ فلسفہ یکسوئی
یا یکجہ آسان اور دلچسپ طریقہ پر انامیام کی آسان مشقیں
بہریدہ جسمانی ورزشیں۔ آسن مع تصاویر مفید صحت و دماغ
امراض۔ فلسفہ علاج۔ عجرب منتروں اور کلام سکاہت
نی اور روحانی دیکھوں کا بلادوا یقینی علاج۔ قابل دید

۱۲ صفحہ موٹا کاغذ قیمت ۵ روپے محصول ڈاک ۱ روپے
 ط. بلی مشورہ محصول ڈاک ایک روپیہ دو روپے محصول ڈاک
 نوٹا خرید و اور ضرور پڑھو۔
 بھاری فیسوں اور ادویات کے فائدہ اخراجاں

هست بسیار اقامت و دید کو بر آید

فصلت در ادب و اندیشه